Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 9 جون 1998ء 13 صفر المظفر 1419 ہجری 9 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 121

خرچ کرنے والے کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب امامن اعطیٰ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے (-) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے، اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں، تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے، حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضا الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد (صاحب ایمان) کو ملتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 47)

انفاق فی سبیل اللہ کا اجر اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تمہارا ثواب اور تمہارا اجر اپنی کمیت اور کیفیت میں اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم سے اموال کی شکل میں لیتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جو کچھ وہ ہم سے لیتا ہے وہ ہم اپنے گھر سے تو نہیں لاتے بلکہ وہ بھی تو اسی کی عطا ہے۔ اس نے ہی وہ اپنے فضل سے ہمیں دیا ہوا ہے اور وہی اپنے فضل سے ہمیں دنیا کے اموال کا مالک اور وارث بناتا ہے اور پھر ہمیں کہتا ہے۔ کہ جو میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا مجھے واپس دے دو کیونکہ جو میں نے اس دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ فانی ہے اور ضائع ہونے والا ہے اس کے ایک حصہ کا میں مطالبہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ مجھے لوٹا دو تا وہ ذریعہ بن جائے ان ابدی اور غیر فانی نعمتوں کا جو تمہیں اخروی زندگی میں ملنے والی ہیں۔

(-) وہ ایک گداگر اور بھک منگے کی حیثیت سے تمہارا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا وہ اس فقیر کی طرح مانگنے والا نہیں جس کے متعلق تم حق رکھتے ہو کہ اسے کہو بابا جاؤ ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے بلکہ وہ تو آقا ہوتے ہوئے بھی وہ تو غنی ہوتے ہوئے بھی اپنی رحمت کے جوش میں تمہارے ہی فائدہ کے لئے تمہارے دروازہ پر آتا ہے اور ایک سچا اور سستا سودا تم سے کرنا چاہتا ہے وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ فانی دو اور باقی پاؤ۔ ورلی زندگی کے کھوٹے سکے اور مصنوعی پتھر دے دو اور کھرے سکے اور اصل لعل و جواہر لے لو وہ تو کہتا ہے بخل چھوڑو، ہاں بخل چھوڑ کہ وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہے (-) اگر بخل کا طریق تم اس الٰہی سلسلہ میں اختیار کرو گے تو اس سے تمہارے کچھ اور گند بھی ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ تمہارا بخل سے کام لینا بتا رہا ہو گا کہ تمہارے دل میں مخلصین کے لئے کینہ موجود ہے اور تم خدا پر ایمان لانے والوں کے ساتھ دشمنی کے جذبات رکھتے ہو تم مال اس لئے نہیں دیتے کہ تمہارے بعض بھائیوں کی ضرورتیں پوری ہوں گی یا اللہ تعالیٰ کے دین کی یہ ضرورت پوری ہو گی کہ تمہارے وہ بھائی جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رہے ہیں وہ (جدوجہد) کے میدان میں نکلیں گے اور ان مالوں کو وہ خرچ کریں گے۔ یہ محض بخل ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کینہ، اس کے پیچھے خدا اور مخلصین سلسلہ کے ساتھ مخلصین (-) کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے تو یہ بخل جو ہے یہ ظاہر کرے گا تمہارے اس کینے کو اور تمہاری جو قلبی بیماریاں ہیں ان کے ظاہر کرنے کا یہ ذریعہ بن جائے گا۔

(از خطبہ 17- مارچ 1967ء)

○○○

تحریک جدید کے مطالبات کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی زریں ہدایات

○ فرمایا "ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے محبت اور پیار سے کہیں گے اور اگر اس سے کوئی استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ جو حکم کی تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے اس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے۔"

(مطالبات ص 9-10)

مرسلہ وکیل المال اول)

امداد طلباء
مخیرّ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے ضلع نارووال کے دورہ پر پہنچ چکے ہیں تمام عہدہ داران سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9 احسان 1377 ہش — 9 جون 1998ء

تابکاری سے بچنے کی دوا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو دنیا کے ہر کونے میں خدمتِ خلق کی توفیق دی ہے اور یہ سلسلہ محض مولا کریم کی تائید و اعانت سے بدستور جاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو پیتھی کو جماعت احمدیہ میں رائج فرما کر عالمِ انسانیت پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔ اور آج ہومیو پیتھی کے ذریعے خدمتِ خلق جماعت احمدیہ کی پہچان بنتی جارہی ہے۔

حال ہی میں پاکستان اور بھارت میں ایٹمی دھماکے ہوئے۔ اس سے خدشہ ہے کہ ایٹمی تابکاری دونوں ملکوں میں پھیلے گی۔ حضرت صاحب نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں تابکاری کے مضر اثرات سے بچاؤ کے لئے دو ہومیو پیتھی ادویہ تجویز فرمائی ہیں۔ ان دو ادویہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) ریڈیم برومائیڈ Radium Bromide Cm

(2) کارسینوسم Carcinosim Cm

ان کے بارے میں ہدایت ہے کہ نمبر1 کی ایک خوراک کھانے کے ایک ہفتہ بعد نمبر2 کی ایک خوراک لی جائے۔ پھر ایک ہفتہ کے بعد نمبر1 اور ایک ہفتہ کے بعد نمبر2 اس طرح یہ سلسلہ چند ماہ جاری رکھا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ احباب جماعت اس دوا کی کثرت سے تشہیر کریں اور بار بار کوشش کر کے پورے ملک تک اس دوائی کی اطلاع پہنچائیں۔ تاکہ ملک کو تابکاری اثرات سے بچایا جاسکے۔

حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہر احمدی پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ ان دواؤں سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور اپنے ساتھی ہموطنوں تک بھی یہ معلومات بہم پہنچائے۔ حضرت امام جماعت کے ارشاد میں تاکید کا رنگ نمایاں ہے۔ اس لئے احباب جماعت اور جملہ عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے شہروں، قصبوں دیہات میں اپنی اپنی ہمت و توفیق کے مطابق ان ادویہ کی تشہیر کریں اور جہاں جہاں ممکن ہو سکے یہ دوائیں خود عام لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ خدمت خلق کا یہ ایک نادر موقع ہے اس سے ہر احمدی کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور افراد جماعت احمدیہ کو خلق خدا سے محبت اور ہمدردی کا بھرپور مظاہرہ کرنا چاہئے۔

آج مخلوق خدا کی مدد اور ہمدردی کا ایک موقع سامنے آیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ پوری توجہ سے اس موقع سے استفادہ کرے۔ خدا والے تو نیکی کے مواقع کے حریص ہوتے ہیں۔ جب بھی نیکی کا موقع سامنے آتا ہے وہ بے قراری سے اس کی طرف لپکتے ہیں اور نیکیوں کی بجا آوری میں اپنے ساتھیوں اور دوستوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے فاستبقوا الخیرات میں اسی اصول کو بیان فرمایا ہے۔ جہاں عام دنیا دار لوگ دنیاوی باتوں میں یا کھیل تماشوں میں یا تفریح میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں وہاں پر ایک صاحب ایمان شخص نیکیوں اور خدمت خلق کے مواقع سامنے آنے پر بے قراری سے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ مولا کریم سے محبت کے انداز ہیں۔ پیارے خدا کی محبت کی دولت حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی مستعد ہو جائے۔

قربِ دلدار

حضرت مصلح موعودؓ کا پُر معارف کلام

تُو وہ قادر ہے کہ تیرا کوئی ہمسَر ہی نہیں
مَیں وہ بے بس ہوں کہ بے در بھی ہوں بے پَر ہی نہیں

لذّتِ جَہل سے محروم کیا علم نے آہ!
خواہش اڑنے کی تو رکھتا ہوں مگر پَر ہی نہیں

گھونسلے چڑیوں کے ہیں ماندیں ہیں شیروں کے لئے
پر مرے واسطے دنیا میں کوئی گھر ہی نہیں

خوف اگر ہے تو یہ ہے تجھ کو نہ پاؤں ناراض
جان جانے کا تو اے جانِ جہاں ڈر ہی نہیں

عشق بھی کھیل ہے ان کا کہ جو دل رکھتے ہیں
ہو جو سودا تو کہاں ہو کہ یہاں سر ہی نہیں

آنکھیں پُرنَم ہیں جگر ٹکڑے ہے سینہ ہے چاک
یاد میں تیری تڑپتا دلِ مُضطَر ہی نہیں

ذرّہ ذرّہ مجھے عالم کا یہ کہتا ہے کہ دیکھ
میں بھی ہوں آئنہ اس کا مَہ و اختر ہی نہیں

دل کے بہہ جانے کی نالے بھی خبر دیتے ہیں
شاہد اس بات پہ نوکِ مژۂ تَر ہی نہیں

خواہشِ وصل کروں بھی تو کروں کیونکر مَیں
کیا کہوں ان سے کہ مجھ میں کوئی جوہر ہی نہیں

دل سے ہے وسعتِ ترَحیبِ محبّت مفقود
ساقی اِستادہ ہے مینا لیے ساغر ہی نہیں

قُربِ دلدار کی راہیں تو کھُلی ہیں لیکن
کیا کروں مَیں جسے اسباب میسر ہی نہیں

ہے غمِ نفس اِدھر فکر اُدھر عالَم کا
چین ممکن ہی نہیں، اَمن مُقدّر ہی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ عارضی میں حصہ لیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشادات

دو ہفتہ کے لئے وقف

○ "میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجالانے کی پوری کوشش کریں۔"

(الفضل 23- مارچ 66ء ص 4)

☆......☆......☆......☆

کالج کے پروفیسر، سکول کے

اساتذہ اور وقفِ عارضی

○ "اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار- سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

(الفضل 23- مارچ 66ء ص 2)

☆......☆......☆......☆

طالب علم اور وقفِ عارضی

○ "میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقفِ عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان انکے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(الفضل 12- فروری 77ء)

☆......☆......☆......☆

ملازمین اور وقفِ عارضی

○ "جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔"

(الفضل 23- مارچ 66ء ص 3)

☆......☆......☆......☆

وقفِ عارضی کے متعلق

جماعت کی ذمہ داری

○ "جماعت یا تو مجھے ایک ہزار مربی دے (یعنی ایسے ہزار بچے مجھے دے دے جنہیں تربیت دے کر مربی بنایا جائے) اور یا ضرورت کے مطابق واقفین عارضی مہیا کرے....."

"اگر آپ مجھے واقفین نہیں دیں گے یا خود وقف کے لئے آگے نہیں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ اور سامان کر دے گا لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کیوں محروم ہو رہے ہیں۔

(الفضل 2- نومبر 1966ء ص 5)

☆......☆......☆......☆

امراء اضلاع اور وقفِ عارضی

○ "......امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔......امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقفِ عارضی -ناقل) کے پیش نظر اور خدمت (دین) کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(الفضل 13- اپریل 66ء ص 3)

☆......☆......☆......☆

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

○ "جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(الفضل 2- نومبر 1966ء ص 5)

☆......☆......☆......☆

مجلس موصیان اور وقفِ عارضی

○ "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے، قرآن کریم کے نور سے منور ہونے، قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے...... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اسی لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہو گا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہو گا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔"

(الفضل 10- اپریل 1969ء)

○ قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔ اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی احباب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔"

(الفضل 10- اپریل 1969ء)

○ "وطن عزیز کا ہر طبقہ اور ملک کا ہر گوشہ اس نور کا محتاج ہے۔"

(تقریر طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ- 15- مارچ 1966ء)

☆......☆......☆......☆

وقفِ عارضی کا مقصد

○ "وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں۔"

(الفضل 14- مئی 1969ء)

☆......☆......☆......☆

وقفِ عارضی- نظام وصیت

○ "عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔"

(الفضل 10- اگست 66ء)

☆......☆......☆......☆

وقفِ عارضی ہر احمدی کا فرض ہے!

○ "وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 66ء)

☆......☆......☆......☆

احمدی خواتین اور وقفِ عارضی

○ "یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ انسے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(الفضل 12- فروری 1977ء)

☆......☆......☆......☆

وقفِ عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ہے

○ "تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(الفضل 12- فروری 1977ء)

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب

نئے رشتوں کے متلاشی

ساری دنیا میں بالعموم اور پاکستان میں خصوصیت سے معاشرہ میں ایک شدید بے چینی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کے پس منظر میں کئی قسم کی وجوہات کار فرما ہو سکتی ہیں۔ ان سب کا احاطہ ممکن نہیں۔ لیکن تین بنیادی اور اہم باتیں بلا استثناء ایسی ہیں۔ جو ہر جگہ اور ہر طبقہ میں موجود ہیں۔

اول یہ کہ کم و بیش ہر فرقہ گروہ یا طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی گفتار اور کردار' عقیدہ اور عمل میں خطرناک حد تک بُعد اور تضاد پیدا ہو چکا ہے۔ جو کہتے ہیں اس کے مطابق کرتے نہیں جو مانتے ہیں اس کے مطابق عمل نہیں۔ جب اس طرح کا تضاد انسانی زندگی میں داخل ہو جائے تو انسان کے عقیدہ اور سوچ کی صحت مشکوک ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور پھر عقیدہ سے وابستگی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ انسانی کردار ہر قانون اور ضابطے سے آزاد ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اس وقت انسانی معاشرہ کی حالت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کسی انسان کو جرم کرتے وقت کوئی شرعی ملکی یا سوسائٹی کا قانون مانع نظر نہیں آتا ہے۔ اور ہرچہ بادا باد' والی کیفیت معاشرہ میں پیدا ہو چکی ہے۔ اور یہ صورت حال دن بدن انسانی گرفت اور احتساب کے شکنجہ سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ بعض کے نزدیک یہ حالت مادر پدر آزاد معاشرہ والی صورت ہے۔

دوسری حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر انسان گروہ فرقہ اور طبقہ اپنی سوچ اور عقیدہ سے رشتہ ٹوٹ جانے کے نتیجہ میں واپس لوٹنے کی بجائے اپنا کھوکھلا پن چھپانے کی فکر میں ہے۔ عقیدہ سے دوبارہ گہری وابستگی کس طرح بحال ہو۔ یہ ایک لمبا مضمون ہی نہیں عملاً جان جوکھوں کا کام ہے۔ جس کے لئے آزاد معاشرہ کے کسی فرد کو خود اس کی ہمت نہیں۔ لیکن اپنی اندرونی کمزوری کو چھپانے کے لئے وہ ضرور کوشاں رہتا ہے۔ اور اس کا آسان گر ایسے معاشرے کے ہاتھ میں یہ آیا۔ کہ اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کے عیوب اچھالو۔ ان کے عقیدہ کو برا بھلا کہو۔ دوسروں کے اخلاق پہ گند اچھالو۔ اس طرح ایک خطرناک دوڑ معاشرے میں لگی ہوئی ہے۔ کہ جس قدر ممکن ہے۔ دوسروں کے عقائد' اخلاق' کردار پر زبان سے قلم سے اور دست و بازو سے حملے کرو۔ یہی ایک طریق ہے۔ جس سے تمہارے اپنے عیوب چھپ سکتے ہیں موجودہ معاشرہ اس پہلو سے بھی تمام حدیں پھلانگ چکا ہے۔ جو کوئی جس مقام پہ ہے اور جو بھی ذرائع اسے میسر ہیں وہ صرف یہی اپنی زندگی کا مقصود ٹھہرائے بیٹھا ہے۔ کہ جھوٹا بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے دوسروں کی برائیوں کے چرچے کئے جائیں خود تو نیک پاک بننے سے رہے۔ ہاں یہی ایک چارہ ہے۔ کہ حمام میں سب ننگے ہوں۔ تاکہ کوئی کسی پر انگلی اٹھانے والا نہ رہے۔ اس طرح معاشرہ اگرچہ ایک ہمہ گیر مایوسی اور بددلی کا شکار ہے تاہم ایسے ماحول میں یہ لازمی نہیں کہ ہر فرد معاشرہ اپنی اصلاح اور بہتری کی تمنا سے کلیتہً دستبردار ہو چکا ہو۔ بلکہ لاتعداد ایسے افراد ہو سکتے ہیں۔ اور واقعتہً معاشرہ میں موجود ہیں۔ جو اپنی اصلاح اور بہتر ماحول کے لئے متلاشی ہیں۔ کہ اگر ایک جگہ امن نہیں۔ تو دوسری جگہ تمنا پوری ہو سکتی ہے۔ اور انسانی معاشرہ میں یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّمہ ہے۔ کہ ایک در بند تو سو در کھلا۔ چنانچہ ایسے افراد اپنے مسلک اور ماحول سے مایوس ہو کر بہتری کی تلاش جاری رکھتے ہیں۔ آج ایک طبقہ سے قربت ہوئی۔ تو کل کسی اور طرف رخ کیا۔ کہیں امید بر آئے تو بہتر ورنہ خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رکھتے ہیں۔ اور نت نئے تجارب سے گزرتے رہتے ہیں۔

تیسری حقیقت دراصل مندرجہ بالا دونوں امور کے نتیجہ میں پیش آتی ہے۔ کہ تلاش مسلسل کے دوران بعض متلاشی افراد کے جماعت احمدیہ سے بھی رابطے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنا تعارف ہی یہ رکھتے ہیں۔ کہ سابقہ رشتوں سے بیزار ہو کر خیرباد کہہ چکے ہیں۔ نئے انسانی رشتے کی تلاش میں آئے ہیں۔ جہاں ہمیں اخوت اور بھائی چارے کی فضا ملے۔ جہاں سکون کا سانس لے سکیں۔ جہاں سے ہماری بے بسی پہ ہنسی کی بجائے ہمدردی کے جذبات پائے جائیں۔ جہاں کوئی ہمارے دکھ بٹائے جہاں ہمارے زخموں کو مرہم شفا نصیب ہو۔ ایسے افراد جماعت احمدیہ کے اندرونی ماحول کا مشاہدہ کرکے ایک سکون ضرور محسوس کرتے ہیں۔ مگر ان کی منزل کا ایک اور امتحان ابھی ان کے سر پر منڈلا رہا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جن محرومیوں اور معاشرہ کی چیرہ دستیوں سے عاجز آکر انہیں ایک امن اور سلامتی کی فضا مطلوب ہوتی ہے۔ وہ احمدیت کے ماحول میں داخل ہوتے وقت پھر آنکھیں کھولے پیچھا کرتی نظر آتی ہیں۔ احمدی ہونے کے نتیجہ میں ماحول کی مخالفت پہلے سے کم نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک گونہ اس میں اضافہ ہی ہوتا نظر آتا ہے۔ اور ایسی مخالفت کو سرپہ منڈلاتے دیکھ کر ایک وقت میں متلاشی امن کی فطرت پکار اٹھتی ہے۔ کہ

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

لیکن عین ایسے لمحات میں خدائے قادر و توانا کی طرف سے بہت سے متلاشیان امن کو اندر سے آواز سنائی دی۔ کہ غم نہ کر فکر نہ کریں تیرے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی تسلی کی شہادت درجنوں ایسے افراد دیتے رہتے ہیں۔ کہ احمدیت میں آکر ایک گونہ سکون ملا۔ اور یہ احساس بھی ابھرا۔ کہ سابقہ ماحول والی سختیاں اور مصائب اگرچہ ایک اور شکل میں سر پر چھائی ہوئی ہیں۔ کہ ماحول کو کسی کا احمدی ہونا گوارا نہیں۔ لیکن ایسے افراد کا تجزیہ جو دراصل بہت گہری سوچ کا مظہر ہے۔ بڑے تواتر سے یہ سامنے آتا رہتا ہے کہ سابقہ ماحول میں مظالم ناانصافی بیگانگی اور جبر و تشدد کا شکار رہے لیکن ہمدردی اور اخوت کا کوئی ہاتھ آگے نہ بڑھا کہ اذیت میں تخفیف ہوتی۔ لیکن احمدی ہونے پر جن مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے۔ اس میں ایک طرف ایک غیبی طاقت کی طرف سے تسکین اور تسلی کا غالب احساس طبیعت میں ہے اور دوسری جانب احمدی بھائیوں کی طرف سے خوش آمدید اخوت بھرا سلوک اور بے لوث و بے طمع و بھائی چارہ ایسے انعام ہیں۔ جن کے مقابلہ میں دکھ درد اور مخالفت کے بداثرات دھیمے پڑ جاتے ہیں۔ بقول ایسے افراد کے دکھ وہاں بھی تھا مگر مداوا دور دور تک نہ نظر آیا۔ اور یہاں بھی دکھ تو بلاشبہ ہیں۔ مگر غیبی تسکین اور بھائی چارے اور اخوت کا رشتہ مضبوط موثر اور زندہ ہے۔ اور اسی رشتے کی تلاش میں طویل اور کٹھن سفر طے کئے۔ ایسے نئے رشتہ اخوت میں منسلک ہونے والے افراد کے تاثرات ہیں جو اوپر درج کئے ہیں اور بلاشبہ درست ہیں۔ لیکن یہاں پہنچ کر ایک نئی منزل کا آغاز خود احمدی احباب کے لئے ہو جاتا ہے۔ کہ نئے رشتوں کے متلاشی احباب کی توقعات کا احترام اور انہیں حتی الوسع پورا کرنا ہر احمدی کا فرض ٹھہرتا ہے۔ جب اس طرح کا کوئی نیا بھائی آپ کو نصیب ہو۔ تو جماعتی ماحول میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ نئے آنے والے بھائی کی بھی ایک طرح سے یہ بالکل نئی منزل ہے۔ روحانی اعتبار سے نئی زندگی کا آغاز ہے۔ اور اس آغاز کو مفید باثمر اور بامراد بنانے میں اسے بلاشبہ احمدی بھائیوں کے مخلصانہ تعاون کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ نیا آنے والا جماعت کے اندرونی ماحول سے ابھی پورا واقف نہیں۔ نظام کے تقاضوں کا علم نہیں علمی مسائل سے ابھی پوری آگاہی نہیں اخوت کے زندہ اور حقیقی رشتوں کا بھی پورا تجربہ نہیں اس لئے اس امر کی ضرورت ہوگی۔ کہ ماں باپ والی شفقت دل میں لئے نئے بھائی کی انگلی پکڑ کر اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا سکھایا جائے۔ اپنے ماحول میں اس طور پر جذب کیا جائے کہ ماضی کی تلخیاں اور محرومیاں یکسر معدوم ہو جائیں۔ پرانے دکھ مٹ جائیں اور نئی امنگیں ابھر آئیں۔ اور یہ ایک ایسا عمل ہے۔ اور موجودہ معاشرہ کی اشد ضرورت ہے۔ کہ سوائے جماعت احمدیہ کے مظلوم انسانوں کے دکھوں کا بانٹنے والا کوئی موجود نہیں۔ اور یہ انسانی قدروں کی حفاظت اور انسانی جانوں کی خدمت کا ایسا عمل ہے۔ کہ جس پر کسی کے جز بز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے احمدی احباب کو کمربستہ ہو کر دکھی انسانیت کو سکھ اور سلامتی سے ہمکنار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر مساعی کو کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد

خدا تعالیٰ سب کی دعا سنتا اور قبول کرتا ہے

"تسی آپ راجیکی کیوں نہیں بن جاندے"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد کا ایک بڑا مقصد خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ عامتہ الناس جہاں نماز روزہ اور دوسری عبادات پر عمل کر رہے تھے وہاں ان کے ہاں فلسفہ دعا کے متعلق ایک سرد مہری پائی جاتی تھی۔ عام تاثر یہی تھا کہ گذشتہ زمانے میں خدا تعالیٰ بولتا تھا دعائیں سنتا تھا مگر (خدانخواستہ) اب نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس بات کو بڑے زور شور سے دل نشیں کرایا کہ اب بھی پہلے کی طرح خدا تعالیٰ کلام کرتا ہے اپنے بندوں کی تضرعات کو سنتا اور اپنی مخلوق کی دادرسی فرماتا ہے چنانچہ بفضل تعالیٰ ہماری جماعت کے اندر بڑے بڑے بزرگ دعاگو بزرگ پیدا ہوئے ان کا خدا تعالیٰ کی ذات سے براہ راست تعلق تھا۔ خاص و عام ان کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے۔ اس طرح کا ایک واقعہ ایک خاتون نے الفضل میں عرصہ ہوا لکھا تھا۔ وہ خاتون اپنے میاں کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے گھر دعا کروانے کی غرض سے جا رہی تھیں کہ ان کو حضرت مولانا کے گھر کا راستہ ذرا بھول سا گیا۔ ایک راہ گذر سے رستہ معلوم کیا۔ ساتھ کھڑے آدمی نے جب ان کے میاں کی آواز سنی تو کار کے نزدیک آکر کہنے لگے "تسی آپ راجیکی کیوں نہیں بن جاندے"

اب کہنے اور سننے میں پنجابی میں ادا کیا ہوا یہ ایک جملہ بڑا معمولی سا معلوم ہوتا ہے مگر اپنے اندر بہت بڑی گہرائی اور دانائی لئے ہوئے ہے۔ خدا رسیدہ بزرگوں سے دعا کرانا بڑا ضروری اور عین دین حق کی تعلیم کے مطابق ہے لیکن اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے کہ انسان کیوں نہ خود بھی دعاگو بن جائے۔ اس سے ہمارا اپنے خالق سے ایک زندہ تعلق پیدا ہو جائے گا۔ ہمارا خدا تعالیٰ پر مزید توکل اور ایمان بڑھ جائے گا۔ ہم اپنی اس زندگی کے قدم قدم پر اور لحظہ لحظہ دعائیں کرنے کے عادی اور خوگر ہو جائیں گے۔ اور اپنے علاوہ دوسروں کے لئے دعائیں کرنے لگیں گے۔ حضرت نبی اکرم ؐ نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب آپ دوسروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان پر اپنا وقت اور کوشش صرف کرتے ہیں تو اس وقت آپ اپنے متعلق دعا نہیں کر رہے ہوتے۔ لیکن اس عرصہ میں خدا تعالیٰ آپ کی نہ مانگی ہوئی دعا کو خود بخود پورا کر دیتا ہے۔

دعا میں مداومت اور مستقل مزاجی بڑی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

ایک درویش اور عادل بادشاہ

اورنگ زیب عالمگیر کے حالات اور خدمات

اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ جب کسی ایسے شخص کی زبان پر جو تاریخ ہند سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہو' اورنگ زیب عالمگیر کا نام آتا ہے تو معاً اس کے ذہن اور دماغ میں خاندان مغلیہ کے ان سلاطین مثلاً تیمور' بابر' ہمایوں' اکبر' جہانگیر اور شاہجہاں کے نام بھی آجاتے ہیں کیونکہ ان سب کا تعلق اس کے آباؤ اجداد سے ہے۔ یہی وہ خاندان ہے جس نے ہندوستان پر اندازاً ساڑھے تین سو سال تک بڑی شان و شوکت اور بڑے رعب و دبدبے سے حکومت و فرمانروائی کی۔ یہ سلاطین اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اور شخصی حکومت کے بہتر سے بہتر نمونہ تھے لیکن ان سب کا دور اقتدار خالص دینی اور مذہبی نہیں تھا۔ یہ شرف اور اعزاز صرف اورنگ زیب عالمگیر کو حاصل ہے جس کے متعلق علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" میں لکھا ہے۔

"مغلوں کی تاریخ میں یہ سب سے پہلا بادشاہ ہے جو پکا مسلمان تھا۔ جو ممنوعات سے خود پرہیز کرتا تھا اور دوسروں کو جو اس کے گرد تھے باز رکھتا تھا۔ وہ ایسا بادشاہ ہوا جس نے محض مذہب کی بدولت اپنے تخت کو معرض خطر میں ڈال دیا... علانیہ مخالفت کر کے دشمن بنانا گویا انقلاب کو خود بلانا تھا۔ تاہم اس نے یہی راستہ اختیار کیا اور بڑے استقلال سے اپنی پچاس برس کی عدیم المثال فرمانروائی میں اسی پر چلا گیا۔

(صفحہ 140-141)

پیدائش 14- نومبر 1618ء بمطابق 15 ذی قعدہ 1027ھ کو اتوار کے دن مالوہ کی سرحد پر جبکہ جہانگیر بادشاہ کا شاہانہ کارواں بڑی آن بان کے ساتھ دوحد قصبے میں رکا پڑا تھا پیدا ہوا۔ والدہ کا نام ارجمند بانو ہے جو ممتاز محل کے نام سے مشہور ہے باپ کا نام شاہجہاں ہے

نام اصلی نام محی الدین' اورنگ زیب لقب تھا۔ والد شاہجہاں نے اس کو عالمگیر کا خطاب دیا۔ یاد رہے کہ اورنگ زیب نام اس کے دادا جہانگیر نے رکھا تھا۔

(اورنگ زیب عالمگیر ص 20 از رشید اختر ندوی)

تعلیم و تربیت اورنگ زیب کی عمر ابھی دو سال کی تھی کہ شاہجہاں نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف بغاوت کردی اور بیوی بچوں کو لے کر چار سال تک بنگال اور تلنگانہ میں پھرتا رہا۔ آخر جہانگیر کے کہنے پر شاہ جہان نے اپنے بیٹوں داراشکوہ اور اورنگ زیب کو دربار میں بھیج کر معافی مانگ لی۔ جہانگیر نے دونوں بچوں کو ملکہ نور جہاں کی نگرانی میں دے دیا جس نے ان کی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دیا۔

1628ء میں جہانگیر کے انتقال کے بعد جب شاہجہاں تخت نشین ہوا تو اورنگ زیب کو پانچ سو روپیہ ماہوار وظیفہ ملنے لگا اور اس کو بڑے بڑے عالموں مثلاً سید محمد قنوجی میر محمد ہاشم' ملا صالح' سعد اللہ خاں' ملا جیون کی شاگردی کا موقع ملا۔ مغل بادشاہوں میں سے سب سے پہلا بادشاہ اورنگ زیب ہے جس نے قرآن شریف حفظ کیا اور فارسی مضمون نویسی میں نام پیدا کیا۔ علاوہ ازیں اس نے گھوڑے کی سواری۔ تیر اندازی اور فنون سپاہ گری میں بھی کمال حاصل کیا۔ ماثر عالمگیری کے مطابق اورنگ زیب کو تخت نشینی سے پہلے قرآن پاک کا ایک حصہ یاد تھا پورا قرآن بعد میں بادشاہ ہونے کے بعد حفظ کیا۔ خط نسخ میں اورنگ زیب کو درجہ کمال حاصل تھا۔ خطاطی کا یہ فن بچپن میں ہی سیکھا ایک قرآن بہت خوبصورتی سے لکھ کر سات ہزار روپے کے خرچ سے مزین کرنے کے بعد مدینہ منورہ بھیجا تھا (ماثر عالمگیری ص 532 بحوالہ اورنگ زیب پر ایک نظر 25)

اسے نظم و نثر پر بھی کافی قدرت حاصل تھی اس کی نثر کے عمدہ نمونے وہ خطوط ہیں جو اس نے اپنے زمانہ کے بڑے لوگوں اور شاہزادوں کو لکھے۔ ان کی عبارت شگفتہ اور مضمون بہت سلجھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کی تعلیم میں کوئی ایسی بڑی بات تھی جس کے سبب اس میں اس قسم کے خطوط لکھنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔

(ایضاً صفحہ 26)

اورنگ زیب عالمگیر کی قریباً قریباً ساری زندگی بغاوتوں کی سرکوبی میں بسر ہوئی اور آئے روز اس کو مخالفوں اور دشمنوں سے برسرپیکار رہنا پڑتا تھا چنانچہ اس کے متعلق انسائیکلوپیڈیا اردو میں درج ذیل عبارت پڑھنے کو ملتی ہے۔

1636ء میں جبکہ اورنگ زیب کی عمر سترہ برس تھی وہ دکن کے صوبیدار مقرر ہوئے۔ اس دوران انہوں نے کئی بغاوتوں کا فرو کیا اور چند نئے علاقے فتح کئے یکے بعد دیگرے گجرات۔ سندھ اور ملتان کے گورنر مقرر ہوئے اور ان علاقوں میں امن و امان قائم کیا۔ بلخ کے ازبکوں کی سرکوبی اورنگ زیب نے جس جوانمردی سے کی اس کی مثال تاریخ عالم میں مشکل سے ملے گی۔ شاہجہاں کی بیماری کے دوران میں دارا شکوہ نے تمام انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا دارا کی اس جلدبازی سے شاہجہاں کی موت کی افواہیں پھیلنے لگیں اور ملک میں ابتری پھیل گئی۔ شاہ شجاع نے بنگال میں اپنی بادشاہت قائم کرلی اور آگرے پر فوج کشی کے ارادے سے روانہ ہوا۔ بنارس کے قریب دارا اور شجاع کی فوجوں میں جنگ ہوئی جس میں دارا کو فتح اور شجاع کو شکست ہوئی۔ اورنگ زیب کو حالات کو خراب دیکھ کر مجبوراً میدان میں کودنا پڑا۔ انہوں نے مراد سے مل کر دارا کے مقابلے کی ٹھانی۔ اجین کے قریب دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا جس میں اورنگ زیب کو فتح نصیب ہوئی۔ ساموگڑھ کے قریب پھر لڑائی ہوئی جس میں اورنگ زیب کو دوبارہ کامیابی ہوئی۔

(ایضاً صفحہ 207)

اورنگ زیب تمام جھگڑوں سے فارغ ہو کر جبکہ تخت کا کوئی دعویدار نہ تھا 1659ء میں ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب کے لقب سے دہلی کے تخت پر بیٹھے۔ نظم و نسق سلطنت کو بہتر بنانے کے لئے مالیات' فوجی بھرتی' محصولات' فیکٹریوں اور کارخانوں کا قانون' مذہبی وقف اور خیرات۔ خبریں بھیجنے اور ڈاک خانے اور لوگوں کے اخلاق کی دیکھ بھال کے نگران محکمے قائم کئے۔ تمام ضلعوں میں سرکاری وکیل مقرر کئے اور اکبر کے رائج کردہ درشن کے رواج کو ختم کیا۔ البتہ عام طرز حکومت وہی تھا جسے اکبر نے جاری کیا تھا صرف ضرورت کے مطابق کچھ تبدیلیاں کردی گئی تھیں ہر ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بلا روک ٹوک دربار میں حاضر ہو کر اپنی درخواست بغیر کسی سفارش کے پیش کرسکتا تھا۔

اورنگ زیب نے انصاف کے بارے میں کبھی مسلم اور غیر مسلم کی تمیز روا نہیں رکھی۔ انہوں نے مساجد کے ساتھ ساتھ مندروں کے لئے بھی جاگیریں وقف کیں۔ مسافروں کے آرام اور سہولت کے لئے بجا بجا سڑکیں بنوائیں اور ان پر سایہ دار درخت لگوائے۔ عام لوگوں کی تعلیم کے لئے شہروں اور قصبوں میں مدرسے کھولے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ انگریزوں نے بادشاہ جہانگیر کے زمانہ میں اپنے قدم جمانا شروع کئے جو بعد میں آہستہ آہستہ پورے ہندوستان پر قبضہ کرنے اور مغلوں کے زوال کا باعث بنے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

کہ اورنگ زیب کے عہد میں ابتداء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑا تاہم انگریزوں نے جلد ہی مصالحت کر کے کلکتہ کے مقام پر ایک کارخانہ قائم کیا۔ پھر اس کی قلعہ بندی کر کے اس کا نام فورٹ ولیم رکھا۔ اس شہر نے جو بعد میں کلکتہ کے نام سے موسوم ہوا۔ بہت جلد ترقی کی اور برصغیر میں کمپنی کا صدر مقام بن گیا۔

(366 دن صفحہ 409)

یاد رہے کہ سرطامس رو وہ پہلا سفیر تھا جو شاہ انگلستان کی طرف سے 1615ء میں دربار جہانگیری میں حاضر ہوا۔ اس نے بڑی دانشمندی سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے لئے تجارتی مراعات حاصل کیں۔

ملکی اصلاحات اور انتظامات اورنگ زیب عالمگیر کی سلطنت بہت وسیع ہو چکی تھی وہ آسام اور تبت کو مسخر کر چکا تھا۔ دکن کی دو سلطنتیں حدود حکومت میں شامل ہو چکی تھیں۔ آیئے دیکھئے کہ ملکی انتظامات اور اصلاحات میں عالمگیر نے کیا کیا۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(1) تمام دیگر سلاطین کے زمانہ میں مالگذاری کے علاوہ بیسیوں ناجائز ٹیکس اور محصول جاری تھے مثلاً چنگی۔ پاندری (مکان کا ٹیکس) سرشماری' برشماری' برگدی' طوخانہ' جرمانہ' شکرانہ' ان محصولوں کی تعداد 80 کے قریب تھی اور آمدنی کروڑوں سے زائد تھی انہیں یک قلم موقوف کردیا۔

(2) اکبر کے زمانہ میں مالگزاری اور خراج کا جو دستور العمل مرتب ہوا تھا اس میں عالمگیر نے ترمیم و اصلاح کر کے ایک جدید دستور العمل تیار کیا جس کے نتیجے میں محاصل اس قدر ترقی کر گیا کہ اکبر اعظم کے عہد سے اس وقت کبھی نہیں ہوا تھا۔

(3) عالمگیر کے زمانے تک یہ عام قاعدہ تھا کہ جب کوئی عہدیدار سلطنت مرجاتا تو اس کی تمام جائیداد و اسباب ضبط ہو کر شاہی خزانہ میں داخل ہو جاتا تھا اس نے اس قاعدہ کو سرے سے موقوف کردیا۔

(4) سب سے بڑا کام جس سے شاید دنیا کی تاریخ خالی ہے یہ ہے کہ بادشاہ وقت کے مقابلے میں اگر کوئی شخص دادرسی چاہے تو نہ اس کی مجال تھی نہ اس کا کوئی قاعدہ مقرر تھا۔ عالمگیر نے 1082ھ میں یہ فرمان جاری کیا کہ تمام اضلاع میں وکیل مقرر کئے جائیں اور عام منادی کرادی جائے کہ جس کسی کو بادشاہ پر کوئی دعویٰ ہو پیش کرے اور سرکاری وکیل اس کی جواب دہی کرے اور اگر اس کا حق ثابت ہو تو سرکاری وکیل سے اپنا مطالبہ وصول کرے۔

(5) ملک اور رعایا کی حالت دریافت کرنے کے لئے پرچہ نویسی اور واقعہ نگاری کے لئے ان شعبوں کو نہایت وسعت دی۔ اس انتظام کی بدولت ہندوستان جیسے وسیع ملک کے ایک ایک کونے کی خبر عالمگیر کو پہنچتی تھی۔ جس قدر رعایا کی اصلی حالت سے خبر رکھتا تھا اور اس کی آسائش اور آرام کا انتظام کرتا تھا کسی سلطنت میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔

(6) عالمگیر کی تاریخی حکومت کا سب سے حیرت انگیز واقعہ اس کا کلیات اور جزئیات پر یکساں حاوی اور باخبر ہونا ہے۔ وہ ایک طرف تو ایسے بڑی بڑی مہمات میں مصروف رہتا تھا جن سے دم لینے کی فرصت بھی نہیں مل سکتی تھی دوسری طرف چھوٹے سے چھوٹا واقعہ اس کی آگہی سے مخفی نہیں تھا انفسٹن صاحب جو عالمگیر کا بڑا دشمن تھا اسے بھی مجبوراً لکھنا پڑا۔

"اورنگ زیب کی ذات اور طبیعت میں التفات جزئیات کے ساتھ بڑی چابکی اور چالاکی سلطنت کے عمدہ عمدہ کاموں میں پائی جاتی تھی۔ اس سے طبیعت میں آمادگی اور نہایت گرم جوشی ایسی معلوم ہوتی ہے جو ہر زمانے میں بڑی عجیب و غریب سمجھی جاتی ہے۔"

(اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر ص 149)

(7) ایشیاء کی سلطنتیں اس بات میں ہمیشہ بدنام رہیں کہ عمال کے عہدیدار اکثر رشوت خور ہوتے تھے اس کا سبب پیشکش اور نذرانہ کی رسم تھی بعض نذرانوں کی رقم کروڑ سے زائد پہنچ جایا کرتی تھی یہ بہت برا طریقہ تھا عالمگیر نے اس طریقہ کو بالکل بند کردیا۔

(باری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

ایک ہی زمین میں فصلیں بدل بدل کر کاشت کرنے

(تدوین) میں برسیم کی اہمیت

دوسری جنگ عظیم سے پہلے امریکہ میں بھی مخلوط زراعت کا رواج تھا- یعنی زمیندار فصلیں بھی اگاتے تھے اور ساتھ ساتھ جانور پالتے اور ان سے دودھ مکھن گوشت وغیرہ حاصل کرتے تھے اور اپنی آمدنی کا حصہ بناتے- یہ طریق زراعت صدیوں سے معروف چلا آیا ہے اور اس میں کسی قسم کی خرابی نہیں پائی گئی زمین کی طاقت بھی قائم رہتی تھی اور فصلوں میں وہ تمام عناصر ملتے تھے جو انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے محفوظ بھی اور ضروری بھی ہوتے ہیں- لیکن جنگ عظیم کے بعد امریکہ کے سائنس دانوں نے زرعی مداخل مہیا کرنے کا مصنوعی طریقہ معلوم کیا اور کیمیاوی کھاد' اور کیڑے مار ادویات کا استعمال عام شروع ہوا- اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ پہلے تو فصلوں کی پیداوار بڑھی اور زمیندار کو فائدہ ہوا لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد ان مداخل کے انسانی اور حیوانی صحت پر مضر اثرات 'ماحولیات کی خرابی' زیر زمین ذخائر میں مضر صحت نمکیات کا اضافہ اور خود زیر کاشت زمین کی زرخیزی میں خطرناک کمی پیدا ہونی شروع ہوئی- جس کے لئے ان مداخل کی مقدار کو بڑھانا پڑا اور پھر یہ چکر چلتا ہی چلا گیا- اور آخر کار بعض کسانوں نے دوبارہ اپنے پرانے طریقے کو اپنا لیا نئے مداخل کے استعمال میں جو خرابی پیدا ہوئی وہ انسانی صحت پر اثر انداز ہوئی تو عام پبلک نے بھی اس کا نوٹس لیا اور آج امریکہ میں نیچرل طریقہ سے کاشت کردہ سبزیوں اور پھلوں کی علیحدہ دکانیں پائی جاتی ہیں جو گو مہنگی لیکن پھر بھی بے حد مقبول ہیں-

ہمارے ملک میں اگرچہ اس مثال کی مکمل پیروی کرنا تو مشکل ہے لیکن بہرحال کوششیں جاری ہیں- ان مداخل میں سب سے زیادہ حصہ نائٹروجن کھاد کا تھا- جو یوریا کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اب یہ اتنا مہنگا ہو گیا ہے کہ اس کا استعمال کرنے سے پہلے ہر کسان کو کافی غور و خوض کرنا پڑتا ہے- لیکن

اس کا ایک بالکل آسان نعم البدل موجود ہے جو استعمال کرنے سے نہ تو کوئی خرچہ آتا ہے نہ ہی اس کے مندرجہ بالا غلط نتائج نکلتے ہیں- اور وہ ہے ایسی فصلوں کی کاشت جو فضاء سے نائٹروجن حاصل کر کے اپنی جڑوں میں جمع کر دیتی ہیں- اور بعد میں آنے والی فصلوں کے لئے وہ خزانہ بلا کسی قیمت کے مل جاتا ہے- اور خود ان فصلوں کی کاشت کے لئے کسی طرح کا زائد خرچ نہیں کرنا پڑتا- اس ذیل میں بہت ساری فصلیں ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے لیکن ان میں سے زیادہ مشہور اور زیر کاشت آنے والی فصلوں میں برسیم- لوسن- شفتل- سنجی- گوارا- ارہر- سن اور جنتر وغیرہ شامل ہیں-

ان فصلوں میں لمبے عرصہ والی فصلیں بھی ہیں اور کم عرصہ والی بھی- برسیم کی فصل دونوں طرح سے لگائی جا سکتی ہے- اگر برسیم کی لمبی فصل جو ستمبر سے لے کر مئی تک رہتی ہے لگائی جائے تو برسیم کی فصل ہر سال فی ہیکٹر (ساڑھے بارہ ایکڑ) 60 سے ۷۰ کلو گرام نائٹروجن کا اضافہ کرتی ہے- جس سے اگلی فصل کی پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ زمینوں کی اصلاح بھی ہوتی ہے- برسیم کے بعد والی فصل پر مصنوعی نائٹروجن کھاد نہ استعمال کرنے یا کم استعمال کرنے کی صورت میں فصلوں کی لاگت گھٹ جاتی ہے- زمین کی ساخت پر اچھا اثر پڑتا ہے- زمین میں پانی جذب کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے- اور اس کے علاوہ مویشیوں کے لئے غذا سے بھرپور سبز چارہ دستیاب ہوتا رہتا ہے- ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ فصلوں کے ہیر پھیر کا ایسا طریقہ اپنایا جائے جس میں برسیم فٹ ہو سکے- مثلاً چاول لگانے والے زمیندار اگر برسیم کو چاول سے پہلے بوئیں تو چاول کی فصل پر بہت اچھا اثر ہو گا- سردیوں کے موسم میں برسیم کی فصل جانوروں کا چارہ ہونے کی وجہ سے بہت آسانی سے فروخت ہوتی ہے- اور آخر میں اگر اس کا بیج جمع کر کے فروخت کیا جائے تو اس سے بھی کافی فائدہ ہوتا ہے جو کہ دوسری فصلوں کے مقابل میں کسی طرح بھی کم نہیں ہوتا- اور برسیم کا اثر اپنے بعد آنے والی کئی فصلوں پر مسلسل ہوتا ہے-

یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انہونی ہو یا جس کا پہلے تجربہ نہ کیا گیا ہو- مصر میں کم عرصہ والی برسیم کی زیادہ اہمیت ہے اور اسی وجہ سے کپاس کا 85 فی صد تک رقبہ برسیم کے بعد کاشت کیا جاتا ہے اگر ہم بھی کپاس سے پہلے اس کا تجربہ کریں تو کافی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے- اس تدوین کی بدولت مصر میں فصلوں کا معیار بہت اونچا ہے زمینوں کی زرخیزی روز افزوں ترقی پر ہے- اسی طرح آسٹریلیا میں گندم کی فصل میں نائٹروجن کی مصنوعی کھاد بالکل نہیں استعمال کی جاتی- کیونکہ انہوں نے اپنی فصلوں کی تدوین میں میڈی کاگو ایک ایسی ہی فصل شامل کر رکھی ہے- جو نہ صرف زمین میں نائٹروجن کا اضافہ کرتی ہے بلکہ اس پر ہزاروں نہیں لاکھوں بھیڑیں بھی پالی جاتی ہیں- اسی مثال کی نقل کر کے شمالی افریقہ کے ممالک نے اپنی گندم کی پیداوار اور بھیڑوں کی تعداد میں بھی بہت اضافہ کیا- برطانیہ میں بھی تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اگر گندم کلوور کے کارپٹ پر بوئی جائے تو نائٹروجن ڈالنے کی نہیں ضرورت ہوتی-

حال ہی میں کئے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ برسیم یا لوسن کی فصلوں کو پٹیوں کی صورت میں گندم کپاس گنے اور سرسوں وغیرہ کے کھیتوں کے درمیان میں بو دیا جائے تو ان کسان دوست کیڑوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے- اور یہ کیڑے فصلوں کے دشمن کیڑوں کے انڈوں اور بچوں کو تباہ کر دیتے ہیں اگر ایسے طریقوں کو اپنایا جائے تو نہ تو مصنوعی کھادوں کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑے گی اور نہ ہی کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کو مارنے کے لئے کیمیکل ادویات کی- اور فصلوں کا معیار اونچا ہو گا اور یہ فصلیں زہریلے اثرات سے بھی پاک صاف ہوں گی-

بہرحال آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ آپ اس طریقہ کاشت سے کتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں- ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ آئندہ اپنی فصلوں کی کاشت کے لئے صحیح پروگرام بنائیں جس میں برسیم کو فصلوں کے ہیر پھیر میں صحیح مقام حاصل ہو-

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

ہر احمدی وقفِ عارضی کرے!

○ "مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو- اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے-"

(الفضل 27- اگست 69ء ص 5)

☆......☆......☆......☆

وکلاء اور وقفِ عارضی

○ "بعض ایسے پیشے والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں' وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں- وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں-"

(خطبہ جمعہ 10- اگست 1966ء)

واقفینِ عارضی کا کام تعلیم القرآن کو منظم کرنا

○ "بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو (واقفین عارضی کو- ناقل) کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی انہیں نگرانی کرنا ہو گی اور اسے منظم کرنا ہو گا-"

(الفضل 23- مارچ 1966ء)

☆......☆......☆......☆

غافل افراد کو چست کرنا

○ "دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں ہوتے جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہئے ان دوستوں سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ ایسی جماعتوں کے ست اور غافل افراد کو چست کرنے کی کوشش کریں-"

(الفضل 23- مارچ 66ء)

☆......☆......☆......☆

باہمی جھگڑوں کو نپٹانا

○ "اچھا احمدی ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اچھا شہری بھی ہو- لیکن بہت سے دوست چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے لڑتے رہتے ہیں اور یہ بات ایک احمدی ہونے کی صورت میں بھی مناسب نہیں- جب یہ جھگڑے اور لڑائیاں لمبی ہو جاتی ہیں تو جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے- پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ میری اس تحریک پر وقف کرنے کی توفیق دے انہیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینا ہو گی- اور جماعت کے دوستوں کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہو گی-"

(الفضل 23- مارچ 66ء)

☆......☆......☆......☆

ملکی پیداوار بڑھانے کی ترغیب دینا

○ "پھر جماعت کے کام ایسے ہیں جو ایک طرف جماعتی ترقی کا باعث بن سکتے ہیں تو دوسری طرف حکومت وقت کے ساتھ تعاون کا بھی ایک ذریعہ ہوتے ہیں- مثلاً آج کل پاکستان کی حکومت زرعی پیداوار بڑھانے کی طرف متوجہ کر رہی ہے تا ہمیں باہر سے غلہ نہ منگوانا پڑے اور ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں- پس ایسے دوست جو زراعت کے ان مسائل کا علم رکھتے ہوں یا وہ ان سے واقفیت حاصل کر لیں اور پھر وہ اپنا وقت بھی وقف کریں- وہ جن جگہوں پر جائیں گے وہاں زمینداروں کو یہ بھی ترغیب دیں گے کہ وہ زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کریں اور انہیں بتائیں گے کہ وہ اپنی زمینوں سے زیادہ پیداوار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں- اس طرح حکومت وقت کے ساتھ تعاون بھی ہو جائے گا اور جماعتی ترقی کا سامان بھی ہو جائے گا کیونکہ جتنا مال اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا کرے گا اتنا ہی زیادہ وہ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق پائے گی-"

(الفضل 23- مارچ 1966ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ماہنامہ انصار اللہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا تاکیدی ارشاد

○ "میں اس جگہ رسالہ انصار اللہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں پس انصار اللہ کو چاہئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوعات پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تا کہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے"

مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجلس انصار اللہ کے تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ۔

1۔ تمام انصار بھائیوں کو اس کا سالانہ خریدار بنائیں۔

2۔ ہر خریدار کو تحریک کریں کہ وہ کم از کم ایک نیا خریدار بنائے۔

3۔ مالی وسعت رکھنے والے انصار اپنے ان بھائیوں کے نام جاری کروائیں جو مالی وسعت نہ رکھتے ہوں۔

4۔ مختلف علمی موضوعات پر بلند پایہ مضامین لکھ کر بھجوائیں اور اس طرح قلمی معاونت کریں۔

5۔ مفید تجاویز اور اپنی رائے سے مطلع کریں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی محمد حسین صاحب دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 26۔ مئی 1998ء فضل عمر ہسپتال میں صبح آٹھ بجے وفات پاگئیں ان کی عمر نوے سال تھی اسی روز بیت الحمد گنبد والی میں بعد نماز عصر مکرم مولوی احمد علی احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری جلال الدین صاحب ولد رحیم بخش صاحب سابق درویش قادیان حال مقیم کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد چند روز بیمار رہ کر 5۔ مئی 1998ء وفات پاگئے۔

موصوف خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بیت مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوف جماعت کھرڑیانوالہ کے صدر بھی رہے۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ دورہ جات خصوصاً سندھ میں بطور خدمت گار جانے کی توفیق پاتے رہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر عائشہ ناصر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب آف پشاور حال کلیم منزل ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 16۔ مئی 1998ء کو احاطہ دفاتر انصار اللہ پاکستان میں مکرم محمد خاں صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آف رحمان پورہ لاہور کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے کیا۔ دعائے رخصتی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے کروائی۔ اگلے روز مورخہ 17۔ مئی 1998ء کو ممتاز ہوٹل لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرمہ شہزادی سوزانہ خان صاحبہ بنت مکرم عبدالمومن خان صاحب آف مردان صوبہ سرحد حال ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ کا نکاح مکرم ملک نعیم احمد خان صاحب ابن مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب آف فرینکفورٹ جرمنی حال Q/168 ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض حق مہر پانچ ہزار جرمن مارک مورخہ 21-3-98 کو محترم مربی سلسلہ طاہر منصور حیات صاحب نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔

عزیزہ شہزادی سوزانہ خان مکرم شیخ عبداللطیف خان آف مردان صوبہ سرحد کی پوتی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک اور ثمرات حسنہ ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم طاہر احمد صاحب M Sc ابن مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری موضع سلیم پور ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19۔ مئی 1998ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام منزہ بشریٰ تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم محمد شفیق صاحب (الشفیق ٹیکنیکل سنٹر ربوہ) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین اور سعادت مند بنائے اور دینی علوم سے نوازے۔

○ مکرم ملک ناصر احمد صاحب محمود آباد تحصیل و ضلع جہلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 26۔ مئی 98ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت صاحب نے از راہ شفقت عطاء الکریم عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ پیدائشی کمزور تھا۔ اس لئے ڈاکٹروں نے پہلے دن سے ہی اسے انکیوبیٹر میں رکھا ہوا ہے۔ تمام احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

بچہ مکرم ملک نور محمد صاحب محمود آباد جہلم کا نواسہ اور مکرم ملک غلام احمد صاحب محمود آباد جہلم کا پوتا ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ رانی بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم دین محمد صاحب موضع وندلی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کئی ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ عزیزہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ چوہدری محمد رفیق صاحب حال مقیم دارالعلوم شرقی برکت الائیڈ ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ عزیز اوصاف احمد ابن محمد اشرف صاحب آف بھیرہ بہت زیادہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بچی شدید بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبدالصمد شفیق صاحب بابت ترکہ مکرم محمد صدیق چوہان صاحب)

مکرم عبدالصمد شفیق صاحب ساکن فلیٹ نمبر2 یونیورسٹی کالونی۔ سریاب روڈ" کوئٹہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد صدیق چوہان صاحب ۔قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا ترکہ مکان نمبر 32/3 واقع محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ صادقہ پروین صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم عبدالصمد رفیق صاحب (بیٹا)۔ وفات 6-9-95
5۔ مکرم عبدالصمد شفیق صاحب (بیٹا)
6۔ محترمہ راشدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ شاہدہ شاہین صاحبہ (بیٹی)

مکرم عبدالصمد رفیق صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ بشریٰ رفیق صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم عبدالوکیل صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد عظیم صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ جنۃ النصیر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عبدالسلام صاحب (بیٹا)
6۔ محترمہ باسلہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

ضروری ہے۔ اس ذات عالی سے مانگتے چلے جائیں اور کبھی کسی مرحلہ پر ناامید نہ ہوں دل برداشتہ نہ ہو جائیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دعا کسی اور رنگ میں پوری ہو جاتی ہے۔ ہمیں کیا پتہ کہ ہمارے لئے کیا چیز بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو ہر شے کا علم ہے۔ لہٰذا وہ ہماری دعا کو من و عن پوری کرنے کی بجائے اسے کسی اور طرح مگر احسن طور پورا فرما دیتا ہے۔

دعا کرتے وقت ایک گر بھی یاد رہے کہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے پھر رسول کریم ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ آپ کی بعثت کے مقاصد کے لئے دعائیں کی جائیں۔ یعنی خدایا دین حق ساری دنیا میں پھیل جائے۔ خدایا دنیا سے برائی مٹ جائے اور نیکی کا دور دورہ ہو۔ لازماً خدا تعالیٰ ایسی دعاؤں کو سن کر ضرور منظور فرمائے گا۔ کیونکہ یہ فیصلے تو اس نے پہلے ہی کر رکھے ہیں۔ لہٰذا جب وہ دیالو منظور کرنے کے موڈ میں آجائے تو پھر بڑے ادب سے اپنی دعا کی گذارش بھی کریں۔ یقیناً وہ بھی ضرور قبول ہو جائے گی۔

اپنے دعا گو اور خدا سے زندہ تعلق رکھنے والے بزرگوں سے دعا کی عرض کریں مگر خود بھی ضروری ہے کہ اس میدان میں اتریں۔ وہ تو ہم سب کا خدا ہے۔ صدق دل سے مانگی ہوئی دعاؤں کو سنتا اور شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ ہمارا کام مانگتے چلے جانا ہے۔ قبول کرنا یا نہ کرنا اس کا کام ہے۔

جن احباب کو حضرت راجیکی سے دعا کروانے کا موقعہ ملا ہے وہ میری اس بات کی تائید کریں گے کہ حضرت مولوی صاحب بڑی عاجزی سے دعا کروانے والے کو اپنے متعلق دعا کا کہا کرتے تھے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کوشش کریں کہ ہم اگر راجیکی صاحب جیسا مقام نہ بھی حاصل کر پائیں مگر اس راہ کے مسافر تو ضرور بنیں۔ اس میں بڑی روحانی لذت اور سرور ہے۔ اگر ایک بار خدا تعالیٰ سے تعلق جڑ گیا تو پھر خیر ہی خیر ہے۔ ہم غنی ہو جائیں گے اور کسی کے محتاج نہیں رہیں گے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :8 جون۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

9جون غروب آفتاب	7-15
10جون طلوع آفتاب	5-00

عالمی خبریں

جرمنی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے درمیان ایٹمی شعبے میں قریبی تعاون پایا جاتا ہے۔ اور دونوں ملکوں کے سائنس دان ایک دوسرے کے ملک کے دورے کرتے رہتے ہیں۔ اس اخبار نے بھارت کے نئے بجٹ میں دفاع کے لئے مختص کی جانے والی رقم میں بڑے پیمانے پر اضافے پر بھی تنقید کی ہے۔

ایشیاویک کی پورٹ کے مطابق ایٹمی دھماکوں پر بھارتیوں کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ہے لوگوں نے بی جے پی کے دفاتر کا گھیراؤ کرنے اور ان کے کارکنوں کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا ہے۔

چین نے بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس کے مسلسل جارحانہ بیانات پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ بیانات بند نہ ہوئے تو بھارت کو سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔ چینی افواج کے ترجمان لبریشن آرمی ڈیلی نے لکھا ہے کہ بھارت کا ایٹمی دھماکے کرنے کا یہ جواز کہ چین سے اس کی سلامتی کو خطرہ ہے بلاجواز اور افسوسناک ہے۔ اخبار نے یہ بھی کہا ہے کہ چین سے خطرے کے بھارتی جواز اور بھارت کے فوجی پھیلاؤ کو روکنے کی کوشش نہ کی گئی تو جنوبی ایشیا کے امن کو شدید خطرات لاحق ہوں گے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک قرارداد میں پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ ایٹمی دھماکے بند کریں اور مسئلہ کشمیر جو اس تمام صورت حال کا ذمہ دار ہے اس کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی ثالثی کی پیشکش کی بھی حمایت کی ہے۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اس قرارداد میں یہ بھی منظور کیا گیا کہ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی ہتھیاروں کے فروغ اور ایٹمی ہتھیاروں کو لے جانے والے بیلسٹک میزائلوں کی تیاری روک دیں۔ مزید کہ دونوں ممالک مسئلہ کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور کو بھی بات چیت کے ذریعہ حل کریں۔

مقبوضہ کشمیر میں لائن آف کنٹرول اور بھارت اور پاکستان کے درمیان دو سو کلو میٹر لمبی سرحدی پٹی پر بھارت نے مزید فوجی اور نیم فوجی دستے تعینات کر دیئے ہیں بھارتی حکام کے مطابق ان فوجی دستوں کا مقصد غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے والوں کو روکنا ہے۔

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول پر مکمل سکون ہے ہم ایٹمی طاقت کے باوجود کسی پر بھی حملہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان سے بات چیت جاری رہے گی۔

انڈیا ریڈیو نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ کا جھکاؤ پاکستان کی طرف ہے اور در پردہ وہ پاکستان کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور کلنٹن انتظامیہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں مسئلہ کشمیر کو شامل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سے اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ خطے میں تیسرے فریق کی مداخلت کی جا رہی ہے۔

ویشوا ہندو پریشد کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ اجودھیا میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کا کام زور شور سے جاری ہے انہوں نے کہا کہ مندر کی تعمیر کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ تاہم آل انڈیا ریڈیو کے مطابق قبل ازیں بابری مسجد کی جگہ پر مجوزہ مندر کا پہلے سے تیار شدہ ڈھانچہ ہٹایا گیا تھا۔

بی بی سی نے خیبر میل میں بم دھماکہ کے بارے میں پاکستانی حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ دھماکہ بھارتی خفیہ ایجنسی را نے کرایا ہے تاکہ پاکستان کو غیر مستحکم کیا جا سکے۔ جبکہ بھارت نے پاکستان کے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے کہ اس کی انٹیلی جنس ایجنسی "را" نے یہ بم دھماکے کئے ہیں۔

بی بی سی کے مطابق عراق نے دوست ملکوں کی مدد لینے سے انکار کر دیا ہے۔ عراقی کابینہ کے ایک اجلاس میں کہا گیا کہ امداد کی بجائے عراق کے اتحادیوں کو اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم کرانے کے لئے زبردست تحریک چلانی چاہئے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے ایٹمی دھماکوں کے بعد پابندیوں کے پس منظر میں فیصلہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کو عام خام تیل کی سپلائی جاری رکھیں گے۔ یاد رہے کہ امریکہ اور کئی دیگر ممالک پاکستان پر مختلف قسم کی اقتصادی پابندیاں عائد کر چکے ہیں۔

ملکی خبریں

محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے جاپان کی ثالثی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جاپان اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جاپانی وزیر خارجہ نے گزشتہ ہفتے پاکستان اور بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے بعد کشیدگی میں اضافے کو کم کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس کی بھی پیشکش کی تھی۔ جس کا پاکستان نے خیر مقدم کیا تھا۔

کراچی سے پشاور جانے والی خیبر میل میں خیرپور اور ٹنڈو مستی خاں کے درمیان بم دھماکہ سے 35 مسافر ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ حادثہ صبح چار بجے سکھر کے قریب ہوا۔ 8 بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں جبکہ بوگی نمبر 13 جس میں بم رکھا گیا تھا اس میں آگ لگ گئی۔ زخمیوں کو گھبٹ رانی پور، خیرپور اور سکھر کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بوگی نمبر 13 لاہور کے لئے بک تھی۔

بی بی سی نے اپنی نشریات میں خیبر میل بم دھماکے کے متعلق بتایا ہے کہ دھماکہ کے لئے طاقتور بم استعمال کیا گیا۔ بی بی سی نے مزید بتایا کہ پچھلے تین دنوں سے پاکستان میں مسلسل دھماکے ہو رہے ہیں۔ جمعہ کو لاہور کے ایک سینما میں دھماکہ ہوا۔ اور ہفتہ کو حیدر آباد میں تین دھماکے ہوئے جبکہ اب اتوار کو خیبر میل کو اڑا دیا گیا۔ نامہ نگار کے مطابق پاکستان کے جوہری تجربات کے بعد ہونے والے دھماکوں کی ذمہ داری بھارت پر عائد کی جا رہی ہے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے کاغذی ہیں۔ اگر پاکستان پر حملہ ہوا تو کوئی بچانے والا نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دھماکے کر کے پاکستان کو ناکام ملک قرار دینے والوں کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اب بھارت کا لب ولہجہ بھی تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اب وہ کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت کے لئے تیار ہے یہ باتیں انہوں نے ابو ظہبی میں پاکستانیوں سے خطاب اور خلیجی اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آزاد اور خود مختار حیثیت منوانے کے لئے قربانی دینی ہوگی۔

پاکستان نے سلامتی کونسل کی ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں پاس کی جانے والی قرارداد کو مسترد کر دیا ہے اس کی وجہ پاکستان کی طرف سے یہ بیان کی گئی ہے کہ اس قرارداد میں بھارتی جارحانہ عزائم کی مذمت نہیں کی گئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر احمد کمال نے کہا کہ کونسل کی سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ جنوبی ایشیا میں کشیدگی کی اصل وجہ مسئلہ کشمیر ہے اور اس مسئلے کے حل تک تناؤ برقرار رہے گا اور مزید یہ کہ اگر یہ دونوں ملک تنازعات خود طے کر سکتے تو پھر یہ پچاس سال پہلے حل ہو چکے ہوتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سیکورٹی کونسل ہی ان کے حل کے لئے کوشش کرے۔

حیدر آباد میں ہفتہ کے روز 6 جون کو دو بم دھماکے ہوئے جن سے ایک شخص ہلاک اور دس زخمی ہوئے۔ پہلا دھماکہ سبزی منڈی میں اور دوسرا ایک اور کاروباری مرکز میں ہوا۔ یہ دھماکے جئے سندھ قومی محاذ کی ہڑتال کی اپیل کے روز ہوئے۔ جئے سندھ قومی محاذ نے اپنے رہنما بشیر خاں قریشی پر قاتلانہ حملے کے خلاف ہفتہ کو ہڑتال کی اپیل کی تھی۔

شلیدرہ ٹاؤن لاہور کی آبادی کو ایک بہت بڑے بم دھماکے سے تباہ ہونے سے صرف چند منٹ قبل بچا لیا گیا۔ یہ بم ایک سکریپ گودام میں پایا گیا اور پھٹنے سے چند منٹ قبل ڈی فیوز کر دیا گیا اگر ایسا نہ کیا جاتا تو خوفناک تباہی پھیل سکتی تھی۔

فارن کرنسی تبدیل کروانے FEBC بنوانے FDD اور FTT کیلئے تشریف لائیں۔
ڈالر ایکسچینج ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
پروپرائیٹر: ملک عبدالصمد
730288 44729

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ودائٹی
• اب آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی چوائس کیلئے اوقات کار میں تشریف لا سکتے ہیں۔
دوکان 212337
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں طاہر یوسف

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں داخلے جاری ہیں۔
مورخہ 15 جون 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium 166 کمپیوٹرز اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری ☆
مزید معلومات بذریعہ فون: 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک۔ ربوہ آکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول رہائش • مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و تجارتی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ کنسلٹنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508